متاع کارواں

عطاء الرحمٰن عالمگیر خپلوی

آج ہم جن حالات میں یہ زندگی' یہ ایام اور یہ لمحے گزار رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔اگر تاریخ عالم پر نظر ڈالیں تو آپکو وہ ایام بھی نظر آئیں گے کہ رحمت عالم' رسول الثقلین 'امام الانبیاء' محمد مصطفیٰ ﷺ کے جسم اقدس پر پتھروں کی بارش ہو رہی ہے' رحمت عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے زخموں سے خون بہ رہا ہے اور لوگ آپ کو مسلسل تنگ کر رہے ہیں جبکہ آپ ﷺ کی ذات مقدسہ ان کافروں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کی دعائیں مانگ رہی ہے کہ یااللہ اس قوم کو ہدایت نصیب فرما' یہ مجھے جانتے نہیں۔آپکی جوتی خون سے بھر رہی ہے،اور زمین آپکے مقدس لہو کو چوس رہی ہے،اور آپ اس تکلیف کو صبر کیساتھ برداشت کر رہے ہیں۔

آخر وہ کونسی مجبوری تھی کہ پیغمبر اکرم ﷺ انکے لئے بد دعا نہیں فرماتے تھے ؟اور کیا وجہ تھی کہ رحمۃ للعالمین پتھر کھانے پر خوشی محسوس کرتے تھے ؟وجہ یہ تھی کہ آپ دنیائے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے فرمان الٰہی ہے : ﴿وما ارسلنٰك الا رحمة للعالمين﴾ (الانبیاء ۱۰۷)اور اس لئے کہ آپ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے تھے۔

پتھر کھانا' تکالیف اور مصائب جھیلنا تو نبیوں کا شیوہ ہے اور رحمۃ للعالمین ﷺ اتنی تکلیف اور مصیبت صرف اور صرف اللہ کے دین کی خاطر' اللہ کے نام کی سربلندی کے لئے برداشت کر رہے تھے اور چشم فلک نے دیکھا کہ وہ ایک ذات جو عرب کے انتہائی گھمنڈ وغرور سے لبریز کافروں اور مشرکوں کے درمیان یکتا و تنہا دعوت الی اللہ دے رہی تھی، دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا پر چھا گئی۔اس کے پیرو قیصر و کسریٰ کے محلات کے مالک بن گئے۔امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی کم مدت میں اتنی عظیم کامیابی حاصل کرلی کہ تاریخ عالم نے اس سے بڑھ کر کوئی داعی' مربی' معلم اور کمانڈر نہیں دیکھا۔

ہماری موجودہ حالت پر ذرا نظر دوڑائیں تو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے اور ان کے اعمال' گفتار، کردار اور اخلاق میں کتنا بعد ہے۔کسی کام میں بھی ان سے مماثلت نہیں اور ہم مسلمانی کا دعوی کرنے والے' اپنے آپ کو مومنوں میں شامل کرنے والے اور فاتح عالم ﷺ کے امتی کہلانے والے آج کس کی پیروی کر رہے ہیں ؟ کیا ہمارا ایمان رسول اقدس ﷺ پر نہیں ؟ کیا ہمارے لئے اسوہ حسنہ سیرت نبوی نہیں ؟ کیا ہم اس کے امتی نہیں ؟ کیا ہمیں قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی سفارش نہیں چاہئے ؟ کیا ہم نے ان باتوں پر غور کیا ہے ؟ کیا ہم نے اپنے الگ الگ امام نہیں بنائے ؟ پھر کیا ہم نے رسول کریم ﷺ کے بجائے اماموں اور پیروں فقیروں کی زندگی کو اسوہ نہیں سمجھا ؟ان سب چیزوں کو دیکھیں اور اپنے اندر جھانکنے کی کوشش کریں تو آپ کو اپنے ایمان کا اندازہ ہو جائے گا۔

محمد ﷺ کے امتیو ! ہم اس فاتح کی امت ہیں جس نے تیرہ سالہ جدوجہد کے بعد کبھی کسی مسلمان کو ظلم وستم کا نشانہ

بیتے نہیں دیکھا کبھی کسی مسلمان ماں بہن کی بے عزتی نہیں دیکھی اور آج ہم اس دور کو سہ رہے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کی بے عزتی ہو رہی ہے کفار نے کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کو اپنے زیر تسلط رکھا ہوا ہے۔

گنوا دی ہم نے اسلاف سے جو میراث پائی تھی

یعنی ہم نے اسلاف کو بھلا کر دنیا کے سیاست دانوں اور استعماری طاقتوں کو اہمیت دی جس کی بنا پر آج ہم زبوں حالی کے شکار ہوئے آج غیر مسلم طاقتیں ہر پل مسلمانوں کو ذہنی' اقتصادی، ثقافتی' اور جنگی محاذوں پر تباہ وبرباد کرنے کی تیاری کر رہی ہیں اور بہت کچھ مذموم مقاصد حاصل بھی کی ہیں اسی کا شاخسانہ ہے کہ آج کے مسلمان خواہ پاکستان میں رہتے ہوں یا سعودی عرب میں' ایران میں ہوں یا افغانستان میں، سوڈان میں رہتے ہوں یا مصر میں، ذہنی طور مغربی تہذیب کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کی اصل وجہ ایمان کی کمزوری اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سیرت سے دوری ہے۔

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

آج ہمارے قومی ہیرو وہ لوگ ہیں جو دوزخ کے راستے پر گامزن ہوں۔ وہ غیرت وحمیت سے عاری لوگ جو اپنی اسلامی ثقافت کو بیچ کر یہود و ہنود کی ثقافت خرید رہے ہیں' حالانکہ آج سے کئی سو سال پہلے ہمارے ہیرو وہ لوگ ہوتے تھے جو ﴿اشداء علی الکفار رحماء بینھم﴾ (الفتح ۲۹) جو کافروں کے لئے انتہائی سخت اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی رحمدل تھے۔ وہ کفار کی ثقافت کو قدموں تلے روند کر اسلامی تہذیب وثقافت کا پرچار کرتے تھے۔ اس معاملے میں ہمارا اور اسلاف کا منہج بالکل برعکس ہے۔

اور یہ (اسلامی) جمہوریہ پاکستان ہے جہاں آج بد معاشیاں، حرام خوری، سود، رشوت، بے حیائی اور بے ایمانی سر عام ہے اور یہ اسلامی ملک ہے جہاں شرک وبدعت کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جہاں شرک وبدعت عام ہوں' وہاں ہر برائی لازماً پھیل جاتی ہے مگر ہم تو صرف سرسری ہی دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں' اندر جھانکنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔

گو سرسری ہی دیکھتے ہیں' دیکھتے تو ہیں
ہم شاد ہیں کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں

اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت سے الفت اور آپکی پیروی کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ دور واپس نہ آئے جس کی ہمیں خواہش بھی ہے اور وقت کی شدید ضرورت بھی۔ ہم بھی صدیق اکبر کی طرح ایمان لائیں جو اپنی گردن کو سنت نبوی پر کٹانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے رسول کریم ﷺ سے انتہائی محبت کرتے تھے۔ اپنی جان ومال' اہل وعیال سب رسول

ﷺ پر قربان کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اور صدیق اکبرؓ وہ ذات گرامی ہے جس کی تصدیق خود اللہ پاک نے نازل فرمائی ﴿والذی جاء بالصدق و صدق به اولئك هم المتقون﴾(الزمر ۳۳) اور رسول کریم ﷺ نے کئی مرتبہ اپنے زبان اقدس سے جنت کا پروانہ جاری فرمایا۔ اور وہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ جن کی ہمت و عزیمت اسلام لانے کے بعد صرف اور صرف اسلام کے لئے وقف ہو گئی' جس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل میں گزارا اور کافروں اور مشرکوں کو صحیح سبق سکھایا۔ اگر دیکھا جائے تو صحابہ کرام کے خلاف گالیاں بکنا پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کے برابر ہے کیونکہ یہی لوگ آپ ﷺ کے بلاواسطہ شاگرد اور تہذیب یافتہ ساتھی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قصر خلافت کے عمائد وارکان۔ انہوں نے ہی متفقہ طور پر حضرت صدیق اکبر' فاروق اعظم، عثمان غنی، اور حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہم کے مبارک ومقدس ہاتھوں پر بیعت کر کے ان کو خلیفہ منتخب کیا تھا۔ کیا سینکڑوں سال گزرنے کے بعد یہ ثابت ہوا ہے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا؟

اب بھی اگر صحابہ کرام کی صداقت ایمانی اور اصحاب ثلاثہ کی خلافت حقانی پر۔ نعوذ باللہ۔ معترض ہوں تو دیگر ائمہ کرام کے ساتھ عقیدت کا کیا اعتبار؟ اور جب صحابہ کی امانت و صداقت سے اعتبار و اعتماد ختم ہو جائے تو تابعین اور تبع تابعین کے اجماع پر کیا بھروسہ؟ اور جب دور اول ہی کے اجماع امت کا یہ حال ہے تو بعد کے ادوار کا کیا بھروسہ؟ اور سلسلے کی پہلی کڑی اور منزل موجود ہی نہیں تو دین کی سند کہاں باقی رہ گئی؟ اور جب اسلام پر اعتبار ہی نہ رہے تو ایمان کیسے باقی رہ سکتا ہے؟ اور امت مسلمہ فوز و فلاح سے کیسے ہم کنار ہو سکتی ہے؟ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ہم اس طرح کا ایمان رکھ کر فتح و نصرت کے علمبردار بن سکتے ہیں؟ حالانکہ قرآن کریم کی تصریح ہے ﴿فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا﴾(البقرة ۱۳۷) "ایمان کامل کا معیار صحابہ کرام ہیں"۔ لہذا دعوائے ایمان کا صدق و کذب اس کسوٹی پر جانچا جائے گا ان کے ترازو میں تولا جائے گا حقیقت میں رسول اللہ ﷺ اور اصحاب کرام سے سچی محبت اور صحیح عقیدت نہ ہونے کی بنا پر آج دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد ہو رہا ہے۔ کیا فتح و نصرت صرف پیغمبر اکرم ﷺ یا اصحاب کرام کی زندگی تک محدود تھی؟ ہرگز نہیں' صحابہ کرام کے بعد بھی مسلمانوں کے ایسے ایسے سربراہ اس دنیا میں آئے ہیں جو صرف اور صرف اللہ کے قانون کی پاسداری کی خاطر اپنی جان' احباب اور بیوی بچوں کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اس ایمان کامل اور دعوت و جہاد کے سچے جذبے کے بل بوتے پر انہوں نے چار دانگ عالم میں فتح و نصرت کے پھریرے لہرائے۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

کل پوری دنیا نے دیکھا کہ بوسنیا، چیچنیا، فلپائن وغیرہ میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں بہانے والے یہود و نصاری آج مسلمانوں کے ظاہری دوست بن رہے ہیں۔ ہندو "بغل میں چھری منہ میں رام رام" کا ڈرامہ کرنے کے لئے مذاکرات پر آمادگی ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ہماری کامیابی پر انکی بوکھلاہٹ کا اظہار ہے۔ ورنہ ہندو سامراج کشمیر کی وادی پر قبضہ برقرار رکھنے کے

لئے حریت پسندوں کے نام پر مسلمان آبادی کا قتل عام کر رہا ہے اور "الکفر ملة واحدة" کے مصداق تمام سپر پاور زبمعہ اقوام متحدہ اپنی قرار دادوں کی بیخ کنی پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ مگر پاکستان کے حکمرانوں کی سادگی پر قربان جایئے کہ ہر آڑے وقت پر بے وفائی کے خوگر امریکہ اور اقوام متحدہ کو مداخلت کی دعوت دیتے ہوئے شرماتے نہیں۔

آج پاکستان دنیا کا ساتواں اور عالم اسلام کا پہلا ایٹمی ملک ہے اور ہمارے وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا تھا کہ یہ ایٹمی طاقت صرف پاکستان کی نہیں بلکہ تمام اسلامی ممالک کی ہے ہم اس کے ذریعے تمام مسلمانوں کا تحفظ کریں گے۔ مگر اس کے بعد سربیا کسووا کے مسلمانوں کو بے گھر کر کے بھگا بھگا کر موت کی وادیوں میں دھکیل رہا ہے۔ انہیں اجتماعی قبروں میں دفنایا جا رہا ہے۔ ان کے ماں باپ، بہن بھائی مجبور ہو کر نا معلوم منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ کیا ہم نے ان مسلمانوں کی حفاظت کا وعدہ پورا کیا؟ حالانکہ محمد بن قاسم ایک بہن کی پکار سنتے ہی لشکر جرار لے کر پہنچ گیا تھا۔ اس نے دنیا کے سپر پاور ملک کو تہ وبالا کیا تھا۔ آج ہم کو بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں بہنوں اور ماؤں نے پکارا ہے مگر ہے کوئی جوان جو محمد بن قاسم بن کر ان مسلمانوں کی مدد کو پہنچ جائے؟ عروج وزوال ہر دور میں آتے رہتے ہیں مگر آج ہماری بے حسی کی کوئی انتہا نہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آج بھی اگر ہم ہوش کے ناخن لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ عظمت رفتہ حال نہ ہو۔

یہ شرط ہے دستک ہو دست یقین سے
در تو در ہے دیوار بھی کھل جائے کہیں سے

اگر ہم عزم و یقین سے دین پر عمل پیرا ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم پوری دنیا پر چھا کر اللہ کا دین غالب نہ کر سکیں۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں صحیح اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسلاف کے راستے پر چلا کر کامیاب فرمائے (آمین)۔

☆☆☆☆☆

کمال انسانیت

اللہ تعالی نے انسان میں دو قسم کی قوتیں پیدا فرمائی ہیں: قوت شہویہ اور قوت غضبیہ۔

کمال انسانیت یہ ہے کہ قوت شہویہ کو رحمت الٰہی کے تابع کر دے یعنی جو چیز اللہ کو محبوب ہے اسے بھی پسند ہو۔

اور قوت غضبیہ کو غضب الٰہی کے تابع کر دے یعنی جو چیز اللہ پاک کو ناگوار ہے اسی سے انسان کو بھی نفرت ہو۔

(الشیخ احمد سرہندی)